با ادب با ہوش اے پیر و جواں　　تازہ دم ہے پھر ظفر[1] ساختہ جاں
ربط ہے علم و عمل کے درمیاں　　وہ ہے صہبائی[2] اُدھر ہے بخت خاں[3]

تازہ کیجئے اُن کی تلواروں کی یاد
اُن کی تلواروں کی جھنکاروں کی یاد!

شمعِ آزادی کے پروانے تھے یہ　　کتنے حق آگاہ دیوانے تھے یہ
دولت و ثروت سے بیگانے تھے یہ　　حریت کی مئے کے مستانے تھے یہ

روحِ شادی! بزم کو بے حال کر
داس[4] اور اجمل[5] کا استقبال کر

دھندلی دھندلی پھیکی پھیکی سوگوار　　سوگوار و اشکبار و بیقرار
اک تلاطم اک تڑپ اک اضطرار　　آج آنکھوں میں بحدِّ اعتبار

ایک تصویرِ شجاعت پھر گئی
شوکت[6] و جوہر[7] کی صورت پھر گئی

وہ جوانِ رفتہ و صاحب نظر　　نالۂ اقبال کا زندہ اثر
وادیٔ ظلمت میں پیغامِ سحر　　خود ہی منزل خود چراغِ رہگذر

نور افشاں چشم و قلب و جاں میں تھا
وہ بہادر[8] بھی اسی میداں میں تھا!

---

[1] بہادر شاہ ظفر [2] امام بخش صہبائی [3] فوجوں کا سپہ سالار جنرل بخت خان [4] سی آر داس [5] حکیم اجمل خاں
[6] مولانا شوکت علی [7] مولانا محمد علی جوہر [8] بہادر یار جنگ

ماخذ — صفیرِ مژگاں — کلام نظم حیدرآبادی
ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی - کراچی سنہ ۱۹۸۶ء